سوال

(465) رخصتی سے پہلے اگر کسی کا خاوند فوت ہوجائے تو اس کی عدت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہماری بچی کا نکاح ہوا، لیکن رخصتی سے پہلے ہی اس کا شوہر ایک حادثہ میں فوت ہوگیا، اب کیا ہماری بیٹی پر عدت گزارنا ضروری ہے؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں ہماری راہنمائی کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر نکاح کے بعد رخصتی سے قبل طلاق ہوجائے تو عورت کے ذمے کوئی عدت نہیں ہے جیسا کہ سورۂ احزاب میں اس کے متعلق صریح نص موجود ہے، طلاق قبل از خلوت کی صورت میں عدت ساقط ہوجانے کے معنی یہ ہیں کہ اس صورت میں مرد کا حق رجوع باقی نہیں رہتا اور عورت کو یہ حق حاصل ہوجاتا ہے کہ وہ طلاق کے فوراً بعد جس سے چاہے نکاح کرے لیکن یہ حکم صرف طلاق قبل از خلوت کا ہے، اگر نکاح کے بعد خلوت سے پہلے عورت کا شوہر فوت ہوجائے جیسا کہ صورت مسؤلہ میں ہے تو عورت کو عدتِ وفات گزارنا ہوگی، یعنی اسے چار ماہ دس دن تک سوگ کرنا ہوگا، جو کہ منکوحہ مدخولہ کےلیے واجب ہے، اس صورت میں عدتِ وفات ساقط نہیں ہوگی۔ ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایسی عورت کے متعلق سوال ہوا تھا، جس کا خاوند اس سے ہم بستری سے پہلے فوت ہوگیا تھا، آیا اس پر عدت ہے یا نہیں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا تھا کہ اس عورت پر عدت گزارنا بھی ضروری ہے، خاوند کے ترکہ سے اسے حصہ بھی ملے گا نیز وہ حق مہر کی بھی حقدار ہوگی، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اس فتویٰ کے بعد حضرت جراح اور ابو سفیان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے شہادت دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے خاندان کی ایک عورت بروع بنت واشق رضی اللہ عنہا کے متعلق یہی فیصلہ فرمایا تھا جب کہ اس کا شوہر ہلال بن مرہ اشجعی رضی اللہ عنہ رخصتی سے قبل فوت ہوگیا تھا۔ یہ حدیث سن کر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بہت خوش ہوئے کہ میرا فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے عین مطابق ہوا ہے۔ [1]

مندرجہ بالا تصریحات کے مطابق اس بیوی کےلیے ضروری ہے جس کا شوہر قبل از رخصتی فوت ہوگیا ہے کہ وہ چار ماہ دس دن عدت گزارے، اس دوران وہ رنگ دار شوخ قسم کا کپڑا زیب تن نہ کرے، سرمہ اور خوشبو بھی استعمال نہ کرے، مہندی لگانے پر بھی پابندی ہے اس کے علاوہ کنگھی کرنا بھی درست نہیں ہے، یہ تمام پابندیاں احادیث سے ثابت ہیں۔ (واللہ اعلم)

---

[1] ابوداود، النکاح: ۲۱۱۶۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:389

محدث فتویٰ